بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۰۸

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر ——— یوم دوشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

جلد ۳۱	۱۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش	۵ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ	۱۱ ماہ مئی ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کو نزلہ کھانسی اور سردرد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۸ مئی جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے بنگالی مبلغ امریکہ کی لڑکی امۃ النصیر رشیدہ سلمہا اللہ کی تقریب رخصتانہ صوفی صاحب کے بھائی بدل الرحمن صاحب کے مکان پر عمل میں آئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے شرکت فرمائی اور دعا کی۔

چودھری قمرالدین صاحب ٹیچر ہائی سکول کے بھائی جمال دین صاحب عرصہ دراز سے بیمار ہیں احباب

روزنامہ الفضل ۵ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ

از مکافات عمل غافل مشو

انسان کی غفلت کی کوئی انتہا نہیں طاقت اور قوت پر مغرور ہو کر بعض لوگ کمزوروں اور بے کسوں پر نہایت بے باکی سے مظالم کرتے اور عواقب سے بالکل بے پروا ہوتے ہیں۔ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ کہ ایک قادر و توانا اور علیم و خبیر ہستی ہے۔ جو ہر شخص کو اس کے کئے کی سزا دینے پر قادر ہے اور سزا ضرور دیتی ہے۔ بشرطیکہ وہ توبہ نہ کرے وہ احکم الحاکمین ہستی ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے صاحب جبروت اور اہل شان و شوکت شہنشاہ اپنے تمام لاؤ لشکر حشم و خدم اور ساز و سامان کے باوجود اس کے سامنے ایک حقیر چیونٹی اور ذلیل مچھر کی حیثیت بھی نہیں رکھتے جب تک اس کی حکمت تقاضا کرتی ہے۔ دنیا میں بااقتدار لوگ من مانی کارروائیاں کرتے ہیں لیکن جب اس شدید العقاب کی گرفت کا وقت آن پہونچتا ہے۔ تو ان کی ساری شان و شوکت اور تمام طاقت و قوت دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔

احباب اخبارات میں اس تقریر کا اقتباس پڑھ چکے ہیں۔ جو اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے ۹ مئی کو اپنے محل کے سامنے ایک اطالوی ہجوم کو مخاطب کرتے ہوئے کی۔ اس نے کہا چھ سال ہوئے اطالوی سلطنت کی بناء ڈالی گئی تھی۔ آج اس کی تعمیر ختم نہیں ہوئی ہم محض ستانے کے لئے رکے ہیں۔ اٹلی کو دوبارہ افریقہ میں جانا چاہیئے اور ہم جائیں گے آج لاکھوں اطالویوں کے دل افریقہ کے حادثہ کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ ان لاکھوں اطالویوں کے لئے جن کے دل افریقہ کے حادثہ کی وجہ سے زخمی ہیں تسکین کا ایک ہی نسخہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم افریقہ میں جلد ہی جائیں گے۔

اس تقریر کا ایک ایک لفظ افریقہ میں اطالوی سلطنت کے خاتمہ کا عبرتناک منظر پیش کرتا اور دنیا میں مکافات عمل کی سبق آموز مثال ہے۔ طرابلس میں گزشتہ تیس سال سے اطالوی جو مظالم مسلمانوں پر کرتے آئے ہیں۔ ان کے بیان سے انسانی دل لرزنے لگتا ہے۔ انہوں نے طرابلس کے مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح تہ تیغ کیا۔ اسلامی معابد و مساجد کی بے حرمتی کی۔ عربی زبان کو مٹا دیا۔ اور جبراً مسلمانوں کو عیسائی بنانا چاہا۔ ان لوگوں کی ذہنیت کیا تھی۔ اس کا اندازہ اس ترانے سے کیا جا سکتا ہے۔ جو اطالوی نوجوان طرابلس میں لڑائی کے لئے جاتے ہوئے گاتے تھے۔ اس کے بعض حصے ملاحظہ ہوں۔ نوجوان اپنی ماں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "اپنی دعا ختم کر اور مت رو بلکہ ہنس اور خوش ہو۔ کیا تو نہیں جانتی۔ کہ اٹلی مجھے بلا رہا ہے۔ میں طرابلس میں خوشی خوشی جا رہا ہوں۔ تاکہ امت ملعونہ کو پیس ڈالنے کے لئے اپنے خون بہا دوں۔ اور اس دین اسلام سے لڑوں۔ جو عیسائی لڑکیوں کو مسلم بادشاہ کے لئے جائز قرار دیتا ہے۔ میں قرآن کو مٹانے کے لئے اپنی تمام قوت سے لڑونگا۔ . . . . . اگر میں واپس نہ آؤں۔ تو اپنے فرزند پر ماتم نہ کرنا بلکہ ہر روز صبح و شام مقبرہ کی زیارت کو جایا کرنا شام کی ہوا تیری الوداع کو طرابلس کی طرف اٹھا کر لے جایا کرے گی۔ اور اگر کوئی تجھ سے مجھ پر ماتم نہ کرنے کا باعث پوچھے تو اسے کہہ دینا کہ وہ تو مسلمانوں سے لڑا کر مرا ہے"

اطالوی درندوں نے گزشتہ تیس سال میں صحرائے لیبیا کو صحرائے خون میں تبدیل کر دیا تھا۔ ہزارہا عرب پا بجولاں لائے جاتے۔ اور مارشل لا کی عدالتوں کے حکم پر بغیر کسی محاکمہ کے تہ تیغ کر دیئے جاتے تھے۔ بے گناہ مسلمانوں کو محض اس جرم میں کہ وہ اپنے وطن کی آزادی کے خواہاں تھے۔ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیا جاتا تھا۔ اور ان مظالم کے ساتھ ساتھ گزشتہ کئی سال سے اٹلی نے اس حربہ کا استعمال بھی وہاں شروع کر رکھا تھا۔ جو مغربی استعمار میں بہت کامیاب سمجھا گیا ہے یعنی عیسائی مشنریوں کا ایک لشکر جرار وہاں بھیجدیا گیا۔ اور تمام ملک میں ان کے مراکز قائم کر دیئے گئے۔ بڑے بڑے گرجا گھر تعمیر کئے گئے۔ اور ان کے ساتھ مدارس کھولے گئے۔ تمام تعلیم اطالوی زبان میں اور اطالوی افسروں کی نگرانی میں دی جاتی تھی۔ اور ستم بالائے ستم یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کو عربی زبان کی تعلیم یا اپنے مذہب کی تعلیم کے لئے کوئی مدرسہ کھولنے کی اجازت نہ تھی۔ جو مسلمان بچے یتیم ہو جاتے۔ حکومت ان کو اٹھا لے جاتی۔ اور عیسائیت کے مرکز میں ان کی پرورش کی جاتی۔ اور بالغ ہونے کے بعد وہ اپنی جدی جائداد اسی صورت میں حاصل کر سکتے تھے۔ جبکہ وہ اٹالین جنسیت اور عیسائی مذہب کو اختیار کریں۔ جب اطالوی اس ملک میں آئے تو مسلمانوں کی تعداد اسی لاکھ تھی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں ۷۵ لاکھ رہ گئی۔

ان تمام مظالم کی تفصیل اخبار اسلامی دنیا قاہرہ (ماہ اکتوبر ۳۰ء) میں موجود ہے جو صاحب دیکھنا چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔ ہم نے مختصراً ان کا ذکر نمونتہً کر دیا ہے۔ آخر مکافات عمل کا وقت آیا۔ اٹلی خواہ مخواہ ہٹلر کے پیچھے لگ کر جنگ میں کود پڑا۔ پہلے پہلے تو یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ شائد افریقہ میں قدم جمائے رہے گا۔ لیکن جنرل الیگزینڈر اور جنرل منٹگمری کی فوجوں نے جرمن اور اطالوی مشترکہ طاقت کو شرمناک شکست دے کر اس تمام علاقہ سے نکال دیا۔ اس کے بعد وہ ٹیونیشیا میں جا گھسیں۔ اور آج کی تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہاں سے بھی نکال دیا گیا ہے۔ اور یہ تمام علاقہ ان درندوں اور بھیڑیوں سے پاک کر دیا گیا ہے۔ اب مسولینی اپنے ساتھیوں سمیت اس سلطنت کے ختم ہو جانے پر رو رہا ہے۔ اس صدمہ سے لاکھوں اطالویوں کے زخمی قلوب کے لئے مرہم تسکین کا نسخہ تجویز کیا جا رہا ہے۔ مگر اب دوبارہ افریقہ میں داخل ہونے کا خواب انشاء اللہ کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ مکافات عمل کا دور شروع ہو چکا ہے۔ اور اب اطالوی افریقہ میں نہیں بلکہ اتحادی اٹلی میں داخل ہوں گے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

دہلی ۱۰ مئی کرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طرف سے حسب ذیل تار جو کہ ۳ بجے بعد دوپہر موصول ہوا۔ اس لئے گزشتہ پرچہ میں شائع نہ کیا جا سکا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو معدہ کی ترشی اور گلے کی خارش کی وجہ سے سر میں سخت درد ہے۔ ڈاکٹر شیخ عبداللطیف صاحب نے معائنہ کے بعد بتایا کہ حضور کا جگر بڑھ گیا ہے۔ اور یہ جگر کا بڑھنا پیچش کے جراثیم کی وجہ سے ہے۔ جو اجابت میں بذریعہ خوردبین معلوم ہوئے ہیں۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

جماعت احمدیہ گنج (لاہور) کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۵-۱۶ اپریل ۱۹۴۳ء بروز ہفتہ و اتوار جماعت احمدیہ گنج (لاہور) کا سالانہ جلسہ ہوگا۔ جس میں مرکز کے مبلغین کے علاوہ ملک عبدالرحمن صاحب خادم۔ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور اور میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن لوکو شاپ بھی اہم علمی مضامین پر تقاریر کریں گے۔ خوراک و رہائش کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا۔ خاکسار فقیر محمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ۔ لاہور

شفاخانہ نور میں زنانہ علاج کے لئے ایک وارڈ کھولنے کی ضرورت

امسال مجلس مشاورت میں نظارت امور عامہ کی طرف سے ایک لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت کو پیش کیا گیا تھا۔ احباب نے اس ضرورت کو بالاتفاق تسلیم کیا۔ اور سب کمیٹی نے جو سفارشات اس بارہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی تھیں نمائندگان نے انہیں اس کے ساتھ پورے طور پر اتفاق کا اظہار کیا۔ ان سفارشات میں یہ سفارش بھی تھی۔ کہ علاوہ لیڈی ڈاکٹر کی منظوری کے ایک وارڈ کی تعمیر کی بھی ضرورت ہوگی۔ اور اس کے لئے مخیر احباب سے اپیل کی جائے۔ چنانچہ مجلس میں ہی ایک خاتون اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ نے چار صد روپیہ کا وعدہ کیا۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء اور لجنہ اماء اللہ نے بھی اسی مجلس مشاورت میں مالی امداد مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ میں بذریعہ اعلان ہذا جہاں ممبران لجنہ اماء اللہ قادیان کو ان کے وعدہ کے لئے یاد دہانی کراتا ہوں۔ وہاں بالخصوص جملہ لجنہ ہائے اماء اللہ اور دیگر احباب سے بالعموم درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا۔ والبٰقیٰت الصّٰلحٰت خیرٌ عند ربک ثواباً وخیرٌ املا (پارہ ۱۵ سورہ کہف رکوع ۶ آیت ۴۶) یعنی اس دنیا کی تمام اشیاء فنا پذیر ہیں۔ مگر ایک چیز جو فانی نہیں بلکہ باقی رہنے والی ہے۔ اور وہ صالحات یعنی نیک کام ہیں۔ اس سے بڑھ کر نیک کام اور کیا ہوگا۔ جو ہمیشہ کے لئے یادگار رہے۔ اور جس کے ذریعہ سے دکھ درد کا علاج ہوتا رہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

احمدیہ ہوسٹل کے متعلق ضروری اعلان

احمدیہ ہوسٹل کے انتظام کے متعلق مختلف شکایات کی بناء پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ پر جو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تحقیقاتی کمیشن احباب جماعت سے شکایات دریافت کر کے جلد تحقیقات شروع کر دے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ جن احباب کو احمدیہ ہوسٹل لاہور کے انتظام متعلق کسی قسم کی بھی شکایت ہو۔ وہ بذریعہ تحریر ذیل کے پتہ پر فوراً بھجوا دیں۔ تاکہ جلد تحقیقات کر کے حضرت کے حضور واقعات کی صحیح رپورٹ پیش کی جا سکے۔ احباب ۱۵ مئی تک ایسی شکایات بھجوا دیں۔

خاکسار غلام محمد اختر (سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن) محمد نگر میو روڈ لاہور

جوڑے گرنے سے اس کو دوڑنا آتا نہیں

از جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

امتحاں سے عاشقِ جانباز گھبراتا نہیں
درد ہو جس دل میں ملتی ہے اسے دیوانگی
عشق سے پرواز کی قوت کو ملتی ہے نمو
سعیٔ صادق ایک دن مشکور ہوتی ہے ضرور
طفل کے گرنے میں مضمر ہے توانائی کا راز

موجۂ الفت کبھی ساحل سے ٹکراتا نہیں
گو ہو راہ پرخار وہ چلنے سے اکتاتا نہیں
قرب کی منزل کی پھر وہ انتہا پاتا نہیں
درمیانی ٹھوکروں سے وہ تو شرماتا نہیں
جو ڈرے گرنے سے اس کو دوڑنا آتا نہیں

ہم نشیں! آ لذتِ دنیا سے ہوں ہم بے نیاز
مرغِ پر بستہ سکت پرواز کی پاتا نہیں

تحصیلدار صاحب بٹالہ کا تبادلہ

سردار تیمور شاہ خان صاحب تحصیلدار قریباً تین سال کے بعد تحصیل بٹالہ سے تحصیل شاہدرہ میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ تحصیل ہذا میں وہ ہمیشہ نیکی کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے۔ اس تمام عرصہ میں انہوں نے پبلک کی آسائش کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اور پوری طرح تجربہ کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ ایک قابل نمونہ افسر ہیں۔ آپ نے کبھی اپنے آپ کو افسر نہیں سمجھا۔ بلکہ ہمیشہ پبلک کا خادم سمجھتے رہے۔ اگر تمام سرکاری حکام اسی قسم کے ہوں۔ تو حکومت کی ہر دلعزیزی میں بہت اضافہ ہو سکتا ہے۔

ہمیں ایسے نیک دل منصف مزاج۔ ہمدرد مخلوق افسر کے اپنے علاقہ سے تبدیل ہو جانے کا افسوس ہے۔ اور ہماری یہ دعا ہے۔ کہ پبلک میں سے ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ حکومت بھی اپنے ایسے قابل افسروں کی صحیح طور پر قدر کرے ؛

تحریک اطفال احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی خواہش ہے۔ کہ ۷ سے ۱۵ سال کی عمر کا ہر بچہ مجلس خدام الاحمدیہ کی شاخ مجلس اطفال کا رکن ہو۔ گو ابھی تک حضور نے صرف قادیان کے بچوں کے لئے اسے لازمی قرار دیا ہے۔ مگر حضور کی خواہش کے پیش نظر ہر جگہ ہر احمدی بچہ کو اس کا رکن بننا چاہیئے۔ قائدین زعماء مربیان اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ و امراء صاحبان سے التماس ہے۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اگر ان کے ہاں مجلس اطفال قائم نہیں تو اس کا قیام عمل میں لائیں۔ اور اگر مجلس قائم ہے لیکن بعض بچے تا حال اس تنظیم میں شامل نہیں ہوئے۔ تو انہیں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مشتاق احمد مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب

۲۳ مئی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب کے لئے مقرر ہے۔ احباب اس کے لئے اچھی طرح تیاری کریں ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے چند باتیں

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ۲۳ اپریل کے اہل حدیث میں بخاری شریف سے ایک روایت نقل کی ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کا جنازہ پڑھنے کے متعلق ہے۔ اس روایت میں ہے کہ اس موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ تصلی علیہ وقد نہاک ربک ان تصلی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما خیرنی اللہ فقال استغفر لھم اولا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ وسازیدہ علی السبعین قال انہ منافق قال فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فانزل اللہ ولا تصل علی احد منھم۔

یعنی حضور اس منافق کا جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ خدا تعالےٰ نے آپ کو اس سے منع کیا ہے۔ اس پر حضور نے جواب دیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اختیار دے رکھا ہے۔ کہ استغفار کرو یا نہ کرو۔ چاہے ستر مرتبہ استغفار کرو۔ خدا ان کو نہیں بخشے گا۔ میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ منافق ہے۔ راوی کہتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس پر آیت لاتصل علی احد منھم مات نازل ہوئی یعنی کسی منافق کا جنازہ مت پڑھو۔

اس حدیث کے مضمون پر غور کر کے اس کی روشنی میں مولوی ثناء اللہ صاحب مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں۔

(۱) کیا آیت استغفر لھم اولا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ لن یغفر اللہ لھم میں واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے اختیار دیا تھا۔ کہ منافق کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس آیت کی بناء پر یہ خیال کہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منافق کا جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا غلط تھا؟

(۲) اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اجتہاد غلط تھا۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عبداللہ بن ابی منافق کا جنازہ پڑھ لینے کے بعد اللہ تعالےٰ نے کیوں آپ کو منافقوں کا جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا جب کہ وہ اس سے پہلے آپ کو اختیار دے چکا تھا۔

(۳) کیا لاتصل علی احد منھم مات آلایہ نے ان تستغفر لھم اولا تستغفر لھم کی آیت کو منسوخ کر دیا ہے۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجتہادی غلطی کو اس سے واضح فرمایا گیا ہے۔ اور اپنے پہلے حکم کی تشریح کر دی ہے؟

(۴) اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجتہادی غلطی کو واضح فرمایا ہے۔ تو کیا یہ درست ہے۔ کہ کسی وقت ملہم من اللہ اپنے الہام کی تفسیر میں اجتہادی غلطی کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کے مرید کا اجتہاد اس الہام کی تفسیر میں اسی وقت درست ہو۔

(۲) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

"اس پرفتن اور شورش اور طرح طرح کی گمراہیوں سے معمور زمانہ میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا کام نہائت نازک اور بڑی ذمہ واری کا ہے۔" (الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۴۳ء)

اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ فقرہ اپنے اندر پوری صداقت رکھتا ہے۔ بے شک یہ زمانہ بڑے فتنہ و فساد کا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بڑے میاں کی تصریحات اس کے خلاف ہیں آپ فرما چکے ہیں "ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے۔ اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے۔ اور ساتواں ہزار ہدائت کا ہے۔ جس میں ہم موجود ہیں۔ لیکچر سیالکوٹ صـ ۷"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ جو ہزار ششم ہے۔ اس میں ہدائت کو غلبہ دیا جائے گا۔ اور اس ہدائت کے زمانہ کا آغاز چودھویں صدی سے ہونے والا تھا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہزار ہفتم پر مبعوث فرمایا۔ لیکن اس سے یہ تو مراد نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث ہوتے ہی برخلاف سنت انبیاء آن واحد میں گمراہی مفقود ہو جانے والی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے عروج یعنی کامل اصلاح کو تین صدیوں میں مقدر قرار دیا ہے۔ اور مندرجہ بالا تحریر میں یہ نہیں فرمایا کہ چودھویں صدی پر میرے آنے کے ساتھ ہی آن واحد میں کامل اصلاح ہو جانا ضروری ہے بلکہ آپ الوصیت میں فرماتے ہیں "میں تو تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ اور میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا" پس ہزار ہفتم کو ہدائت کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لحاظ سے قرار دیا ہے۔ کہ اس کے شروع میں ہدائت کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ جو تین صدیوں تک اپنی تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

مگر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال میں تناقض نظر آ رہا ہے۔ یا للعجب

بہر حال مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس فقرہ کی صداقت کو تسلیم فرما لیا ہے۔ کہ یہ زمانہ پرفتن اور پرشورش ہے۔ اور اسی میں بچوں کی تربیت کا کام نہائت نازک اور ذمہ واری کا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ کیوں نہیں دیکھتے۔ کہ اس نازک کام کا بیڑا مسلمانوں میں سے اس وقت کس جماعت نے اٹھا رکھا ہے۔ اور کس جماعت میں ایسی تنظیم موجود ہے۔ کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کی خاص طور پر نگرانی کی جاتی ہے۔ اگر وہ آنکھیں کھولیں تو انہیں معلوم ہو۔ کہ صرف جماعت احمدیہ میں ہی بچوں کی تعلیم و تربیت کی نگرانی کا ایسا انتظام موجود ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے اب یہ کام تکمیل کو پہنچے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

یہ امر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر گواہ ہے۔ مگر روحانی آنکھیں رکھنے والے کے لئے۔

(۳) مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی سید احمد صاحب امام مسجد وزیر خان کے درمیان آج کل اہلحدیث اور الفقیہ میں ایک بحث جاری ہے۔ امام صاحب مسجد وزیر خان کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عالم میں تصرف کی قدرت کی واقفت خواہ امور تکوینیہ میں ہو یا انتظامیہ میں ہو۔ شرعیہ عملی میں ہو یا غیر شرعیہ حاصل ہے۔ اور یہ قوت ذاتی نہیں بلکہ عطائی اور وہبی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اس خیال کی تردید میں کمربستہ ہیں۔ چنانچہ وہ اہل حدیث مجریہ ۳۰ اپریل میں لکھتے ہیں۔

"قرآن مجید کی آیات عربیہ کثیرہ صاف دلالت کرتی ہیں۔ کہ پیغمبر علیہ السلام کو امور تکوینیہ میں کوئی اختیار نہیں تھا۔"

اب اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری حضرت مسیح علیہ السلام کے حقیقی مردے زندہ کرنے اور حقیقی پرندے پیدا کرنے کے قائل ہیں یا نہیں؟ اگر قائل ہیں تو ظاہر ہے۔ کہ ایسے مردے زندہ کرنا اور پرندے پیدا کرنا امور تکوینیہ میں سے ہے۔ پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اہل حدیث گروہ اور احناف کے خیال کے مطابق یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام ان امور تکوینیہ پر قادر تھے۔ خواہ وہ اس قوت کو عطائی اور وہبی ہی سمجھتے ہوں۔ تو کیا اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ حضرت عیسے علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل پر ایک ایسی خصوصیت حاصل ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل نہیں تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امور تکوینیہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کوئی اختیار تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن اگر وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت مردے زندہ کرنے اور پرندے پیدا کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں تو اس طرح وہ نہ صرف عیسائیوں کو مدد دیتے ہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہتک کرتے ہیں۔

کیونکہ یقیناً ان کے اس عقیدہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہونا لازم آتا ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہوں۔ تب تو اور بات ہے۔ لیکن اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام بلکہ تمام انبیاء کرام سے افضل ماننے کے دعویدار ہیں تو پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں امور تکوینیہ کی قدرت تسلیم کر کے کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے افضل قرار دے سکتے ہیں۔ نیز اگر امام صاحب مسجد وزیر خان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں امور تکوینیہ میں تصرف رکھنے کا عقیدہ ان کے نزدیک شرک ہے تو حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق ایسا ہی عقیدہ رکھنے کی وجہ سے کیوں مولوی ثناء اللہ صاحب کو شرک میں مبتلا نہ سمجھا جائے۔

ہاں اگر مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حقیقی مردوں کو زندہ کرنے اور ان کے درحقیقت پرندے پیدا کرنے کا عقیدہ نہ رکھتے ہوں۔ تو پھر ان پر یہ اعتراضات وارد نہیں ہو سکتے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ کتمان حق سے کام نہ لیں۔ اور مسیح علیہ السلام کے مردے زندہ کرنے اور پرندے پیدا کرنے کے متعلق اپنا عقیدہ صاف صاف لکھدیں۔

الفضل مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۴۳ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ جس میں حضور نے جنگ کے متعلق اپنا ایک خواب بیان فرمایا ہے۔ لیکن اس خواب کا ایک حصہ خلاف مصلحت خیال کرتے ہوئے بیان نہیں فرمایا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اس پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اسے بیرونی دباؤ کی وجہ سے ظاہر نہیں کیا گیا۔ اور خواب ڈر کے مارے ایسے پیرایہ میں بیان نہیں کیا۔ جس سے اس کا مطلب صاف معلوم ہو۔

(اہل حدیث ۱۶ اپریل)

اس کے جواب میں واضح ہو کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی خوابوں اور مکاشفات اور الہامات کے بیان کے لئے مامور نہیں۔ اس لئے اگر بعض مصالح کے ماتحت آپ ان کا کوئی حصہ بیان نہ بھی فرمائیں۔ تو یہ امر کوئی قابل اعتراض نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خوابوں کا جو حصہ بیان نہیں فرمایا۔ اس کی وجہ بھی بتادی ہے۔ کہ شاید اس کا بیان کرنا حکومت کی مصلحت کے بھی خلاف ہو۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک کسی مصلحت کے ماتحت اگر کوئی بات ظاہر نہ کی جائے۔ تو اسے دباؤ اور ڈر کا نتیجہ کہا جائے گا۔ اس لئے وہ مندرجہ ذیل واقعات پر غور کریں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کی تعمیر میں ابراہیمی تعمیر کے مطابق اصلاح چاہتے تھے۔ مگر آپ نے فرمایا۔ چونکہ میری قوم حدیث العہد ہے۔ اس لئے میں ایسا نہیں کرتا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی ذہنیت کا کوئی آدمی کہہ سکتا ہے کہ آپ نئے نئے مسلمانوں سے ڈر گئے۔ اور کعبہ کی تعمیر میں ضروری اصلاح نہ کی۔

(۲) پھر ہجرت کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس راز کو مخفی رکھا اور عام لوگوں پر ظاہر نہ کیا۔ کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے اب میں ہجرت کر رہا ہوں۔ تو کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک یہ بھی خارجی دباؤ۔ یا ڈر کی وجہ سے تھا یا اس لئے کہ ایسے راز کا مخفی رکھنا ہی دانشمندی کا تقاضا تھا۔

ایسے واقعات کو ایک بداندیش خارجی دباؤ قرار دے گا۔ لیکن ایک مومن متقی عین مصلحت وقت کا تقاضا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب چونکہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے منکرین کی روش پر قدم مارنے کے سوا اس اعتراض میں اپنی کسی قابلیت کا ثبوت نہیں دیا۔

اسی طرح ڈوئی کی عدالت میں مولوی محمد حسین سے معاہدہ پر نکتہ چینی کا بھی بارہا جواب دیا جا چکا ہے کہ یہ معاہدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پرانے اختیار کردہ اصل کے مطابق کیا ہے۔ اسے بھی خارجی دباؤ کا نتیجہ قرار دینا محض تحکم ہے۔ (قاضی محمد نذیر لائلپوری) مبلغ سلسلہ احمدیہ

عذاب کے بعد خوشخبری اور ظلمت کے بعد روشنی

الفضل ۱۹ دسمبر ۱۹۴۲ء میں مولوی ظفر الاسلام صاحب انسپکٹر بیت المال کے ایک مضمون بعنوان "ہولناک تباہیوں کی خبروں کے ساتھ بشارات" کو میں نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ اسکے ساتھ قرآنی سورۃ ہود اور سورۃ یوسف کے مضامین بھی آنکھوں کے سامنے آگئے۔

سورۃ ہود میں اس قدر عذابوں اور تباہیوں کا ذکر ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شیبتنی ھود۔ سورۃ ہود میں جن بدیوں اور روحانی فتن کے غلبوں کا ذکر ہے۔ اور ان کے مقابلے میں نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب و موسیٰ (علیہم السلام) سب کے فرائض میرے ذمہ لگائے گئے ہیں۔ اور ان سیاسی اقتصادی۔ مذہبی اور اخلاقی بدیوں کے غلبہ کے زمانہ میں جن جن عذابوں کا ذکر ہے۔ ان سب امور نے میرے دل اور جسم اور صحت پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے۔ جو اپنے پیارے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اس قلبی صدمہ کو جانتا تھا۔ اس لئے اس نے سورۃ ہود ابتداء میں ہی بطور تسلی یہ آیت رکھ دی کہ انی لکم منہ نذیر و بشیر۔ کہ پہلے تو بیشک عذاب کی خبریں ہی ہیں۔ مگر ان عذابوں کے بعد عظیم الشان فتح اور اقوام عالم کی ہدایت کی خوشخبری بھی ہے۔ اسی لئے اس سورت میں عذابوں کی خبروں کے عین درمیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر بھی فرمایا۔ گویا یوں کہیئے۔ کہ ہمارے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کا نام ابراہیم رکھ کر فرمایا۔ کہ عذاب کی خبر پر جس طرح ابراہیمؑ کا دل دردمند ہوا تھا۔ ان ابراھیم لحلیم اسی طرح آپ بھی عذاب کی خبریں سنکر ایسے افسردہ ہوئے کہ ہودؑ کی ان خبروں نے انہیں بوڑھا کر دیا۔ گویا یہ یہ ابراہیمی تذکرہ لعلک باخع نفسک ہی کی تفسیر ہے۔ اور چونکہ ابراہیمؑ کی مانند (جیکے دل میں قوم لوط پر عذاب کی خبر سنکر یہ دعا کا خیال پیدا ہوا تھا۔ تا عذاب ٹل جائے) سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں بھی بندوں کی عالمگیر تباہی کی خبر پاکر درد اور دعا کا خیال پیدا ہوا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محمدؐ کو ابراہیم کے نام سے پکارا اور فرمایا۔ یا ابراھیم اعرض عن ھذا۔ انہ قد جاء امر ربک۔ اور اسی لئے بطور تسلی کے فرمایا۔ کہ ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ۔ اگر اللہ چاہتا تو اقوام عالم کا یہ شدید اختلاف جس کے نتیجہ میں جنگ کا عذاب آئیگا پیدا ہی نہ ہوتا۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے آزادی دی ہے۔ اور مذہب میں جبر نہیں رکھا۔ اس لئے ولا یزالون مختلفین۔ یہ قومیں آپس میں فساد و جنگ والے اختلاف کرتی ہی رہیں گی۔ گویا عذاب جنگ کی ذمہ داری خدا رسول اور مذہب پر نہیں۔ بلکہ اقوام عالم کے اپنے پیدا کردہ اختلافات پر ہوگی۔ اور اس عدم جبر کے نتیجہ میں تمت کلمۃ ربک لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین۔ کیا مغربی اور کیا مشرقی سبھی اس دوزخ جنگ کی لپیٹ میں آئیں گے۔ مگر فرمایا۔ الا من رحم ربک۔ ہاں جس پر اللہ رحم کرے وہ اس آخری زمانہ کے شعلہ بار عذابوں سے بچ جائیں گے۔ مراد یہ کہ یہ جہنم تو اقوام عالم اور بندے خود پیدا کرینگے۔ مگر آخر رحم الٰہی انہیں عذاب سے بچانے کے لئے ظاہر ہوگا ولذالک خلقھم۔ اور اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب تو مخلوق پیدا ہی اس واسطے کی جا رہی ہے۔ کہ اس آخری رحمت الٰہی سے حصہ پاوے۔ اگر یہ موعود دن نہ آنا ہوتا۔ جبکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ پر اقوام اپنے اپنے اختلافات کو چھوڑ کر جمع ہوں گی۔ تو ہم تیرے بعد اب مخلوقات کا سلسلہ ہی بند کر دیتے۔ مگر ہم جو مخلوق جاری رکھ رہے ہیں وہ اسی یوم موعود عظیم کی خاطر۔ گویا لولاک لما خلقت الافلاک والا مضمون ہے۔

پھر عذابوں کے ذکر کے درمیان میں ابراہیمؑ کا ذکر لاکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو بشارت دی گئی ہے۔ فرمایا۔ بشرنا ھا باسحٰق۔ یعنی ان عذابوں کے وقت ابراہیمؑ وقت ہاں کوئی اسحٰق بھی پیدا ہوگا۔ جو کر

"اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" یعنی اختلافاتِ اقوام کی الجھنوں میں آکر جو قومیں غلام بن رہی ہوں گی۔ وہ اس کے عہد میں اور اس کے واسطے سے نجات پائینگی اور "قومیں اس سے برکت پائیں گی" یعنی جنگوں اور قتل وخونریزی کے عذابوں سے بچ جائینگی اور امن اور سلامتی کی برکت پائیں گی۔ ومن وراء اسحاق یعقوب۔ یعنی صرف اسحاق ہی نہیں بلکہ اس کے بعد کوئی یعقوب بھی ہوگا جو اس سلسلہ فتح کو جاری رکھے گا۔ گویا جب دنیا اپنے ہاتھوں سے پیدا کردہ عذاب اور آگ سے تباہی کا سامنا کر رہی ہوگی۔ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دردمند دل کی نیم شبی دعاؤں کی برکت سے ایک نئی نسل ابراہیمی اسحاق و یعقوب سے جاری کی جائے گی۔ جو عذاب کو بشارت۔ تباہی کو سلامتی۔ اختلاف کو اتحاد۔ اور غضب الٰہی کو رحمت الٰہی سے بدل دیگی۔ اور الامن رحیم درجات کا مضمون پورا ہوگا۔ طوفان کے بعد سکون۔ اور ظلمت کے بعد روشنی پیدا ہوگی۔

سورۂ ہود میں اجمالی بشارت کے بعد یوسف میں تفصیل کے ساتھ اسی یوم موعود کی فتح عظیم کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ربنا واتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ وصل علیٰ سیدنا محمد وآلہ کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ مئی۔ جس وقت اتحادی فوجیں ٹیونس کی بیرونی بستیوں میں داخل ہوئی تھیں۔ اسی وقت انہوں نے بیشمار ہوائی جہازوں کی مدد سے محوری فوج پر بڑا سخت حملہ کیا تھا۔ ٹیونس کی سڑکیں محوری فوج کے بھگوڑے سپاہیوں سے اٹی پڑی تھیں۔ سپاہی بڑی بے ترتیبی کیساتھ بھاگ رہے تھے۔ پہلی فوج آگے آگے تھی۔ وہ پہلے ٹیونس کی بستیوں میں پہنچی اور اس میں اور محوری فوج میں بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ بیشمار محوری قیدی اس کے ہاتھ لگے

لنڈن ۱۰ مئی۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ اتحادی فوج نے پونٹ ڈو فہس پر قبضہ کر لیا۔

واشنگٹن ۱۰ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہسپانوی سفیر مقیم واشنگٹن نے وائٹ ہوس میں صدر روزویلٹ سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد آپ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہسپانیہ نے مکمل طور پر جنگ سے الگ تھلگ رہنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ مئی۔ اراکان میں مایو کی پہاڑیوں کے مشرق میں دشمن نے مانگڈاؤ بوتھیڈانگ روڈ پر پاؤں جمائے ہیں۔ جاپانی اپنے ہراول دستوں کو امداد بہم پہنچانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اس طرح بوتھیڈانگ میں ہماری پوزیشنوں کو براہ راست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ آج رات ماسکو ریڈیو نے جرمنوں پر الزام لگایا ہے کہ سمولنسک کے رقبے میں روسی پیشقدمی کو روکنے کے لئے جرمن ٹائفس بیماری کے جراثیم پھیلا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ تین دیہات کی آبادی لقمۂ اجل ہو گئی۔ لیکن روسی فوج کے میڈیکل عملے کی سرگرم کوششوں سے روسی فوجیں اس مرض کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہیں۔

نئی دہلی ۱۰ مئی۔ انڈیا کمانڈ کے مشترکہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل جاپانیوں نے سترہ ہوائی جہاز راموکی طرف جو کاکس بازار سے چند میل کے فاصلہ پر ہے بھیجے۔ جاپانیوں کا مقصد ہمیں زمینی نقصان پہنچانے کی نسبت ہمارے لڑاکے ہوائی جہازوں سے متصادم ہونا تھا۔ ان کے کئی لڑاکے جہازوں کو نقصان پہنچا۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ اتحادیوں کی ایک دن کی کارروائی کے نتیجہ کے طور پر بحیرہ روم میں محوریوں کے ۱۲ جہاز غرق ہو گئے۔ دن کے دوران میں بھی پچیس ہوائی جہاز برباد ہوئے۔ ایک دن میں ۱۰۲۵۰۰۰ پونڈ بم گرائے گئے۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ میٹور اور طبورپہ کے علاقہ کے جنوب مشرق میں ابھی تک دشمن کی مزاحمت جاری ہے۔

نئی دہلی ۱۰ مئی۔ سر جوگندر سنگھ نے آج پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومت ہند نے صورت حال کا مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ اگر اناج کی قیمتیں مناسب حد سے نیچے گر گئیں۔ تو حکومت مداخلت کر کے عرصہ جنگ اور اس کے ایک سال بعد تک کیلئے کھلی منڈیوں میں سے زیادہ سے زیادہ اناج خریدنے کے لئے تیار ہوگی۔ ملک میں اناج پیدا کرنے کی مہم کامیاب رہی۔ فصل خریف میں ۱۸ لاکھ ٹن کا اور گندم کی پیداوار میں ½۱۹ لاکھ ٹن کا اضافہ ہوا۔

لاہور ۸ مئی۔ گندم ۰۔۱۲۔۹ روپیہ چنے ۰۔۰۔۹ روپیہ توریہ ۰۔۴۔۱۳ ” ماش سبز ۲ سیر بارہ چھٹانک فی روپیہ۔ ماش سیاہ ۴ سیر فی روپیہ۔ چاول چھونا ۰۔۲۔۱۶ اردو بیگمی پرمل ۰۔۰۔۱۸ روپیہ۔ بیگمی ۰۔۰۔۱۸ روپیہ۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ شمالی افریقہ کے ایک خاص اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کی دوسری فوج نے بیزرٹا کے آس پاس دشمن کے بچے کھچے سپاہیوں کے صفایا کا کام ختم کر لیا ہے۔ تین جرمن ڈویژنوں کے کمانڈر اور سٹاف افسر پکڑ لئے گئے ہیں۔ زاروان اور الحامہ کے شمالی علاقہ میں ابھی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اسوقت تک دشمن کے پچاس ہزار سپاہی اور افسر گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ کل دشمن کا کوئی ہوائی جہاز نظر نہیں آیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہاں سے نکل گیا ہے۔ انگریزی بیڑے ٹیونیشیا کے ساحل کی برابر نگرانی کر رہا ہے۔ اس نے کل کیپ بون کے سمندری کنارے پر بھی گولہ باری کی۔ ابھی اس بات کی کوئی علامت نہیں کہ دشمن کیپ بون کے پہاڑی علاقہ سے بھی اپنی فوجوں کو نکال لے جانا چاہتا ہے۔ کل چار سو اتحادی طیاروں نے جن کے ساتھ شکاری ہوائی جہاز بھی تھے اٹلی کے مشہور صنعتی مرکز پلرمو پر حملہ کیا۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ اتحادی طیاروں نے دن کے وقت اتنا بڑا حملہ پہلے نہ کیا تھا۔ بحیرۂ روم کے رقبہ میں اب تک جتنے بم گرائے گئے ہیں۔ ان سے پانچ گنا زیادہ اس حملہ میں گرائے گئے۔ پینٹی لیریا کے جزیرہ نما پر بھی زور کا حملہ کیا گیا۔ پہلی برطانی فوج پسپا ہونیوالی جرمن فوجوں کا پیچھا کر رہی ہے۔ برلین ریڈیو نے مان لیا ہے کہ مارشل رومیل اور جنرل آرنیم ٹیونیشیا سے جا چکے ہیں۔

ماسکو ۱۰ مئی۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ دیکی لوکی کے جنوب مغرب میں روسیوں نے ایک نئے علاقہ میں بڑھنا شروع کر دیا ہے نووورسسک کی پہلی جرمن ڈیفنس لائن کو توڑا جا چکا ہے اور اب روسی فوجیں دوسری لائن پر جا پہنچی ہیں۔ روسی اب بہت زیادہ ہوائی جہاز میدان میں لے آئے ہیں اور ہوائی لڑائیاں بہت زور کی ہو رہی ہیں۔ روسی طیاروں نے اولتاوا۔ بریانسک اور دوسرے مقبوضہ ریلوے جنکشنوں پر شدید بمباری کی۔

بمبئی ۱۰ مئی۔ حکومت ہند کے لیبر ممبر ڈاکٹر امبیدکر نے شیڈول کلاسز سے اپیل کی ہے کہ وہ ایک آل انڈیا فیڈریشن میں شامل ہو کر اپنے خاص مطالبات پیش کریں۔ آپ نے کہا۔ جب نئے آئین کی ترتیب کا وقت آئے گا۔ اچھوت اقوام اپنے حقوق کے لئے پوری طرح لڑینگی۔ مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح دونو کو اب سیاسیات سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے گاندھی جی کی سیاست کا دیوالہ نکل چکا ہے اور ان کے گذشتہ ۲۵ سالہ سیاسی پروگرام کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مسلمانوں نے پاکستان کا مطالبہ پیش کر دیا ہے۔ مسٹر جناح کا رویہ بھی درست نہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر